



## سوال

(40) مرض انزائم کا حکم

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی کو مسلسل البول کی بیماری ہے اور چلتے پھرتے پشاب کے قطرے گرتے بہتے ہیں یعنی وہ پاک رہ ہی نہیں سکتا اور وہ بیچارہ ہر نماز کے وقت وضوء کرتا ہے اور اپنی شرمگاہ پر بھی پانی پھرتا ہے کیونکہ وہ نماز چھوڑنا نہیں چاہتا لیکن ایک مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ حدیث میں آیا ہے کہ ”مفتاح الصلوۃ الطهور“ نماز کی کنجی پاکی ہے۔ لہذا چونکہ یہ آدمی پاک نہیں رہ سکتا اس لیے اس کی نماز نہیں ہوتی اب اس کے متعلق قرآن سے صحیح مسئلہ بتایا جائے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نماز اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض ہے اور اس کو کسی حالت میں ترک نہیں کیا جا سکتا تو لیٹے ہی پڑھے لیکن بالکل ترک کی اجازت نہیں۔ اسی طرح نماز کے لیے طہارۃ بھی شرط ہے لیکن ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں یہ قاعدہ بھی بیان فرمادیا ہے کہ

لَا يُلْغِفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا أَوْضَعَهَا (البقرة: ۲۸۶)

”کسی تنفس کو اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی وسعت قدرت سے زیادہ مکلف نہیں بناتا۔“

یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ کسی آدمی کو ایسی تکلیف نہیں دیتا کسی کا ایسا حکم نہیں دیا کرتا جو اس کی وسعت اور مقدور سے باہر ہے اس لیے اگرچہ پشاب وغیرہ کی نجاست سے پرہیز کرنا تو واجب ہے اس سے پاکی حاصل کرنا اشد ضروری ہے لیکن اگر ایک آدمی کسی عارضہ کی وجہ سے اس سے پرہیز کر ہی نہیں سکتا تو پھر بھی اس کو یہ حکم دیتا کہ تم نماز بھی ضرور پڑھو اور پاکی بھی ضرور ہی حاصل کرو ایسا حکم دیتا ہے جو تکلیف مالا یطاق کی ضمن میں آجاتا ہے ویسے اللہ تعالیٰ مالک ہے ہم اس کے مملوک ہیں اس لیے وہ ہمیں کیسا ہی شاق حکم دے ہمیں اس کے بارہ میں بچوں و بچران کرنے کا حق نہیں ہے اور سر تسلیم خم کرنا ہمارا فرض ہے لیکن اس ذات جل و علانے خود ہی اپنے فضل و کرم سے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ وہ تکلیف مالا یطاق نہیں دیا کرتا۔

اس لیے یہ مریض اپنی قدرت کے مطابق حتی الامکان پشاب سے پرہیز کرتا ہے اور اس سے طہارت حاصل کرتا ہے تو مزید جو کچھ ہوگا وہ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے معاف فرمائے گا اور ان شاء اللہ اس سے متواخذہ نہ ہوگا۔ (بشرطیکہ حتی المقدور وہ ہر طرح کی اس سے پرہیز کی سعی کرے اگر خود ہی تساہل سے کام لے گا تو یقیناً متواخذہ ہوگا) ہماری اس تحقیق پر ایک حدیث بھی دلیل لائی جا سکتی ہے۔ بخاری شریف میں باب استخاضہ ایک حدیث وارد ہے۔ ملاحظہ فرمائیے!



”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ بنت ابی جہش نے حضرت رسول اللہ ﷺ کی جناب میں یہ عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ میں پاک ہوتی ہی نہیں ہوں (یعنی خون ہمیشہ جاری رہتا ہے) پھر کیا میں نماز کو ترک کر دوں؟ تو حضرت رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ یہ حیض نہیں ہے (یعنی جس کی وجہ سے نماز کو ترک کیا جاتا ہے)۔ بلکہ یہ رگ کا خون ہے پھر (تم ایسا کرو کہ) جب حیض کے دن آئیں تو نماز چھوڑ دو۔ جب حیض کے دن پورے ہو جائیں۔ یعنی جتنے دن تم کو گزشتہ حیض آیا کرتا تھا وہ ختم ہو جائیں تو خون کو دھو ڈالو اور پھر نماز پڑھتی رہو۔ (یہ خون تم کو نماز سے نہیں روکے گا)

اور اسی بخاری کی اسی حدیث میں دوسری سند سے یہ الفاظ اس میں زائد ہیں کہ :

((توضی لکل صلوة))

”یعنی پھر تم ہر نماز کے لیے نیا وضو کرتی رہو۔“

اس میں جو یہ الفاظ آئے ہیں کہ :

((ابن ماجہ))

”میں پاک رہ ہی نہیں سکتی۔“

ان سے بجا طور پر استدلال کیا جاسکتا ہے کہ جو کوئی شخص کسی بیماری یا عارضہ کی وجہ سے (جس طرح وہ عورت سائلہ بیماری کی وجہ سے خون سے پاک رہ نہیں سکتی تھی) پاک نہیں رہ سکتا (کسی بھی عارضہ سے، خون کے بہنے سے یا پیشاب کے قطرات بہنے سے یا کسی اور عارضہ کی وجہ سے) تو اس کو بھی نماز ترک کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ نے مستحاضہ عورت کو نماز کے ترک کرنے کی اجازت نہیں دی بلکہ اسی حال میں نماز پڑھنے کا حکم فرمایا کیونکہ نماز تو کسی حال میں بھی ترک نہیں کی جاسکتی۔ اسی طرح تسلسل البہول والے مریض کو بھی ہر حال میں نماز پڑھنی ہوگی۔ اور ان کی یہ بیماری نماز سے نہیں روک سکتی البتہ ان کو ہر نماز کے لیے نیا وضو کرنا پڑے گا جس طرح آپ نے اس عورت کو ہر نماز کے لیے نئے وضو کرنے کا حکم فرمایا۔

خلاصہ کلام کہ تسلسل البہول کے مریض کو کسی حالت میں بھی نماز ترک کرنی نہیں چاہئے اور اس کی نماز ہو جاتی ہے البتہ اس کو اپنی طہارت کے لیے حتی الامکان پوری کوشش کرنی چاہئے اور ہر نماز کے وقت نیا وضو کرے اور اپنی شرمگاہ کو دھو ڈالے پھر نماز پڑھتا رہے۔ ان شاء اللہ مقبول ہوگی۔

حدا ما عنہم والنداء علم بالصواب

**فتاویٰ راشدہ**

صفحہ نمبر 246

محدث فتویٰ